حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

دعاءِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

دشمن کے شر سے بچنے کیلئے

عطا فرمودہ

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

پیشِ لفظ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد!

بندہ ایک دن سیدی واستاذی مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ''دعاءِ انسؓ تمہارے علم میں ہے؟'' بندہ نے عرض کیا: ''نہیں''، آپ نے مجھے چھپی ہوئی دعاءِ انسؓ عنایت فرمائی اور فرمایا:

”جس حدیث میں یہ دعا ہے میں نے آسانی کے لئے اس کا اردو میں ترجمہ کروادیا ہے، تاکہ اس کی اہمیت معلوم ہو“، احقر نے شکریہ اور قدردانی کے ساتھ اس کو لیا، جو جان کی حفاظت کے لئے بہت مفید ہے، اس زمانہ میں پاکستان بالخصوص کراچی میں قتل وغارت گری کا بازار گرم تھا، گھر سے نکلتے ہوئے ڈر اور خوف محسوس ہوتا تھا، ایسے حالات میں اس دعا کی بہت قدر ہوئی۔

اس دعا میں بعض الفاظ چھوٹنے کا گمان تھا، چنانچہ مولانا محمد قاسم امیر سلمہ نے اصل مأخذ کی طرف رجوع کرکے جو الفاظ رہ گئے تھے ان کا اضافہ کیا اور عمدہ طریقے سے کمپوز کیا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا

فرمائیں، یہ دعا ہر مسلمان کے پاس ہونی چاہئے اور روزانہ صبح ایک مرتبہ پڑھ لینی چاہئے تاکہ دشمن سے حفاظت رہے، اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق دیں، آمین۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۲/۱۱/۱۴۳۲ھ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی دعا

جو شخص صبح کے وقت یہ دعا کرے گا اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی قادر نہیں ہو سکے گا

حدیث

عُمر بن ابان سے روایت کی گئی ہے، انہوں نے فرمایا کہ حجاج نے مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو لانے کے لئے بھیج دیا اور میرے ساتھ کچھ گھڑ سوار اور کچھ پیادے تھے، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آگے بڑھا تو میں نے دیکھا وہ اپنے (گھر کے) دروازے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے ان سے عرض کیا: ''امیر کا حکم مان لیں، امیر نے آپ کو بلایا ہے''۔

فرمایا: ''امیر کون ہے؟''

میں نے عرض کیا: ''حجاج بن یوسف''

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے، تمہارے امیر نے سرکشی، بغاوت اور کتاب وسنت کی مخالفت کی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے گا''۔

میں نے کہا: ''بات مختصر کیجئے اور امیر کے حکم کا جواب دیجئے'' تو وہ ہمارے ساتھ چلے آئے، جب حجاج کے پاس آئے تو حجاج نے پوچھا: ''کیا تو انس بن مالک ہے؟''

فرمایا: ''جی ہاں''

حجاج نے کہا: ''کیا تو وہ شخص ہے جو ہمیں برا بھلا کہتا، اور بددعائیں دیتا ہے؟''

فرمایا: '' جی ہاں! یہ تو میرے اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے، کیونکہ تو اسلام کا دشمن ہے، تو نے اللہ کے دشمنوں کی عزّت افزائی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ذلیل کیا ہے''۔

حجاج نے کہا: ''معلوم ہے میں نے تجھے کس لئے بلایا ہے؟''

فرمایا: ''نہیں معلوم''

حجاج نے کہا: ''میں تجھے بری طرح قتل کرنا چاہتا ہوں''۔

حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا: ''اگر میں تیری بات کے صحیح ہونے کا یقین رکھتا تو اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں شک کرتا کہ انہوں نے مجھے ایک دعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا: ''جو بھی صبح کے وقت یہ دعا کرے گا اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی شخص قادر نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی کو اس پر قدرت حاصل ہو سکتی ہے اور میں آج صبح یہ دعا کر چکا ہوں''۔

حجاج نے کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ دعا سکھا دیں''۔

فرمایا: ''تو اس کا اہل نہیں''۔

حجاج نے کہا: ''ان کا راستہ چھوڑ دو، یعنی ان کو جانے دو''

جب حضرت انس بن مالک ؓ وہاں سے نکلے تو دربان نے حجاج سے کہا: ”اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کرے، آپ تو کئی دنوں سے ان کی تلاش میں تھے، جب آپ نے ان کو پالیا تو ان کو چھوڑ دیا؟“۔

حجاج کہنے لگا: ”اللہ کی قسم میں نے ان کے کندھے پر دو شیر دیکھے، جب بھی میں ان سے گفتگو کرتا تھا وہ میری طرف لپکتے تھے جیسے (میرے اوپر حملہ کرنا چاہتے ہوں) تو اگر میں ان کے ساتھ کچھ کرتا تو میرا کیا حال ہوتا“۔

پھر جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وہ دعا اپنے بیٹے کو سکھائی جو درج ذیل ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ، بِسۡمِ اللّٰہِ خَیۡرِ الۡاَسۡمَاءِ، بِسۡمِ
اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا
فِی السَّمَاءِ، بِسۡمِ اللّٰہِ افۡتَتَحۡتُ، وَبِاللّٰہِ خَتَمۡتُ، وَ
بِہٖ اٰمَنۡتُ، بِسۡمِ اللّٰہِ اَصۡبَحۡتُ، وَ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ،
بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی قَلۡبِیۡ وَ نَفۡسِیۡ، بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی عَقۡلِیۡ
وَ ذِہۡنِیۡ، بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی اَہۡلِیۡ وَ مَالِیۡ، بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی
مَا اَعۡطَانِیۡ رَبِّیۡ، بِسۡمِ اللّٰہِ الشَّافِیۡ، بِسۡمِ اللّٰہِ
الۡمُعَافِیۡ، بِسۡمِ اللّٰہِ الۡوَافِیۡ، بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ
مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَ ہُوَ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، هُوَ اللّٰهُ. اَللّٰهُ رَبِّيْ لاَ اُشْرِكُ بِهٖ
شَيْئًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ
اَعَزُّ وَ اَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ. اَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ
بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِيْ لاَ يُعْطِيْهِ غَيْرُكَ، عَزَّ
جَارُكَ، وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَ لاَ اِلٰهَ غَيْرُكَ.
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ
سُلْطَانٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ، وَمِنْ شَرِّ
كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ قَضَاءِ سُوْءٍ، وَمِنْ
شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ

يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَجِيْرُ بِكَ، وَ اَحْتَجِبُ بِكَ مِنْ كُلِّ

شَيْءٍ خَلَقْتَهٗ، وَ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَ

كُلِّ مَا ذَرَأْتَ وَ بَرَأْتَ، وَ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُمْ، وَ

اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَ اُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيَّ فِيْ يَوْمِيْ

هٰذَا وَلَيْلَتِيْ هٰذِهٖ، وَسَاعَتِيْ هٰذِهٖ، وَشَهْرِيْ هٰذَا ـ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ عَنْ اَمَامِيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ مِنْ خَلْفِيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ عَنْ يَّمِيْنِيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ عَنْ شِمَالِيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤ مِنْ فَوْقِي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤ مِنْ تَحْتِي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝٥٥

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ؕ ﴿۱۸﴾

(سات مرتبہ پڑھیں)

وَ نَحۡنُ عَلٰى مَا قَالَ رَبُّنَا مِنَ الشَّاهِدِيۡنَ (فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ)

(سات مرتبہ پڑھیں)

تَمَّتۡ

حوالہ جات

عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی: ج ۲، ص ۱۵۸، کنز العمال: ج ۲، ص: ۲۹۴،

سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ج: ۱۰، ص: ۴۲۸،

المستطرف فی کل فن مستظرف، ج: ۱، ص: ۴۸۰)